جلد ۱۸	مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۰ء	نمبر ۵۸

مدینۃ المسیح

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آنکھوں میں بوجہ کئی روز سخت لگاتار مطالعہ و تحریر کا کام کرنے کے دن کے پچھلے حصہ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور گرینولیشن (Granulation) بھی ہیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(۲) حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ۱۰ نومبر مسجد اقصیٰ میں ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سنائے (۳) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے بعض ضروری کاموں کی سرانجام دہی کے لئے دہلی اور جناب مفتی محمد صادق صاحب مسلم کانفرنس میں شمولیت کیلئے لکھنؤ تشریف لے گئے۔

(۴) حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی کی لڑکی امۃ الرحمٰن صاحبہ بچہ پیدا ہونے پر فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعا مغفرت کیجائے۔ (۵) ابوایوب مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی نے اپنے بیٹے بابو محمد ایوب صاحب کا مکان تعمیر ہونے کی خوشی میں بہت سے اصحاب کو دعوۃ طعام دی۔ خدا تعالےٰ مکان مبارک کرے۔

(۶) ۱۱ نومبر یادگار صلح کی تقریب پر جلسہ ہوا جس میں بعض احباب نے تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دلوں میں صفائی اور اخلاص پیدا کرو

"اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے۔ اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے۔ اور باہر پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ۔ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے۔ اور پھر تم کاٹے جاؤ۔ پھر بعد اس کے کوشش کرو۔ اور نیز خدا تعالےٰ سے قوت اور ہمت مانگو۔ کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں۔ تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے۔ وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں۔ اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو۔ اور جس قدر کھانے تمہارے لئے طیار کئے گئے ہیں۔ وہ سارے کھاؤ۔ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔" (اخبار الحکم ۳۰ جون ۱۸۹۹ء)

امریکہ میں تبلیغ اسلام

نومسلمین کی تعلیم و تربیت۔ اسلام کے متعلق لیکچرز۔ دس اصحاب کا قبول اسلام

تین ہزار میل کا سفر

تقریباً ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں تبلیغی دورہ پر رہا۔ کم و بیش تین ہزار میل کا سفر ہو چکا ہے۔

انڈیا ناپولس کی احمدیہ جماعت

اس سفر میں اپنا قیام زیادہ تر شہر انڈیا ناپولس میں رہا۔ وہاں قیام کے دوران میں نومسلمین کو ہر روز بوقت شب جمع کر کے ان کی تعلیم و تربیت کرتا رہا۔ خصوصیت سے ان کو نماز سکھاتا رہا۔ نومسلمین نے نہایت شوق۔ کوشش اور گرم جوشی سے نماز سیکھی۔ بعض جو زیادہ تعلیم یافتہ اور ذہین ہیں۔ انکو استاد مقرر کر آیا ہوں۔ تاکہ وہ میرے بعد دوسروں کو تعلیم دے سکیں۔ اس تعلیم و تربیت کے دوران میں ایک نہایت ہی دلچسپ نظارہ یہ دیکھا۔ کہ چھوٹے بچے قدرتی طور پر نماز کے حرکات اور اسلامی کلمات نسبتاً جلدی سیکھ لیتے ہیں۔ اور مدرسے میں اور گلیوں میں جاکر اسلامی کلمات اپنے ساتھیوں کو سناتے اور نماز کے حرکات دکھاتے۔ اس طرح وہ اپنے گرد بہت سے لوگوں کو جمع کر لیتے۔ یہ بھی ایک قسم کی تبلیغ ہے۔

روزانہ اسباق کے علاوہ ہفتہ میں دو تین دفعہ تقریر عام کرتا تھا۔

اس جماعت کی ترقی و اخلاص کے متعلق کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں۔ مسلم سن رائز کے اجراء میں انہوں نے غیر معمولی ایثار و قربانی کا نمونہ دکھایا۔ جو لوگ نئے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس دفعہ رسالہ کی مدد کا وعدہ کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سنسناٹی کی جماعت احمدیہ

اس عرصہ میں ایک دفعہ شہر سنسناٹی جاکر وہاں کی جماعت کا معائنہ کیا۔ وہاں برادرم ڈاکٹر یوسف خان صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور ایک جماعت نومسلمین کی ہے۔ جس کی وہ تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔ جماعت بہت عمدہ ہے۔ اور ترقی کر رہی ہے۔ میں نے وہاں ایک تقریر کی اور رسالہ مسلم سن رائز کے لئے کچھ خریدار پیدا کئے۔

پٹس برگ کی احمدیہ جماعت

اس کے علاوہ پٹس برگ کا دورہ بھی کیا۔ وہاں ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب خود کام کرتے ہیں۔ اور ایک خاصی جماعت ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ پٹس برگ کے نزدیک واشنگٹن نامی ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ وہاں بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور ڈاکٹر یوسف خان صاحب اس جماعت کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔ میں نے وہاں جاکر اس جماعت کا بھی معائنہ کیا۔ اور ہر دو جماعتوں میں تقریر کی۔ مسلم سن رائز کے لئے خریدار پیدا کئے۔

سینٹ لوئس میں نئی جماعت

اس عرصہ میں میں دو دفعہ سینٹ لوئس گیا۔ یہاں ایک چھوٹی سی جماعت کی بنیاد رکھی۔ اور مولیٰ کریم کے فضل سے امید ہے۔ کہ کسی وقت یہ جماعت بھی بہت ترقی کریگی۔ ہر دفعہ میں نے وہاں لیکچرز دیئے۔ آخری دفعہ ایک اعلیٰ درجہ کے مدرسہ میں تقریر ہوئی۔

اخبارات میں ذکر

اس سفر میں زیادہ تر قیام انڈیا پولس اور سینٹ لوئس میں رہا۔ اور ہر دو شہروں کے تمام بڑے بڑے روزانہ اخبارات میں نہایت شاندار طریق سے ذکر ہوتا رہا۔ بعض اخبارات میں میری تصویر بھی شائع ہوئی۔ اسلام کی بنیادی تعلیم اور سلسلہ کے خصوصی عقائد کا بھی ذکر ہوا۔ ایک اخبار نے انگریزی میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مقدس فقرہ لکھ کر اس کا ترجمہ درج کیا۔ الغرض اللہ تعالےٰ نے اپنے بے انتہاء فضل و کرم سے ہزاروں لوگوں میں پیغام اسلام اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی آمد کی بشارت عظمیٰ پہنچانے کی توفیق دی۔ مغربی ممالک کے اخبارات کی زبردست طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل ہے کہ اس طرح سے اشاعت ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اعلےٰ تعلیم یافتہ اصحاب کو تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں بعض اعلےٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو تبلیغ کا موقع ملا۔ ان میں سے خصوصیت سے قابل ذکر ایک صاحب ہیں۔ جو اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ میرے بعض لیکچر سننے کا انہیں موقع ملا۔ اس کے بعد ان میں اسلام کے متعلق دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے ہمارے سلسلہ کی تمام انگریزی کتب خریدیں۔ اسلام کے متعلق اور بھی بڑی بڑی کتب مجھ سے مشورہ لیکر مطالعہ کیں۔ ٹیچنگز آف اسلام کے متعلق ذکر کیا کہ اس چھوٹی سی کتاب کو میں نے کئی دفعہ لطف اٹھا کر پڑھا۔ اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھکر سنایا۔ کتاب True Islam کے متعلق بتایا کہ That book has a Wealth of Subjects

رسالہ مسلم سن رائز کے لئے بعض خریدار دیئے۔ اور دس ڈالرز کے عطیہ کا وعدہ کیا۔ اسلام کی تعریف میں ایک مضمون بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں انکے قلم سے شائع ہوگا۔ فہداہ اللہ صراط المستقیم۔

اسکے علاوہ ایک نوجوان اعلےٰ تعلیم یافتہ داخل اسلام ہوئے۔ ان کے سامنے بعض مشکلات ہیں۔ انکے دور ہونے کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ انہوں نے بھی سلسلہ کی تمام انگریزی کتب کا مطالعہ کیا۔ اور ہماری کتب کا ذکر کرتے ہوئے وجد میں آجاتے ہیں۔

ایک مشہور لیکچرار

Manley Hall نامی ایک بہت زبردست لیکچرار امریکہ میں ہیں۔ ہزاروں لوگ ان کی تقریروں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے بہت سی کتب تصنیف کی ہیں۔ ایک کتاب کی قیمت ایک صد ڈالرز ہے۔ انہوں نے اسلام کے متعلق ایک لیکچر دیا۔ اور بعد تقریر مجھے بلاکر رائے دریافت کی۔ کہ آیا انہوں نے کوئی غلطی تو نہیں کی۔ میں نے ان کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ الغرض مولا کریم کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی سے اعلائے کلمۃ اللہ کا کام ہو رہا ہے۔

قبول اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں دس احباب داخل اسلام ہوئے ہیں۔

اللّٰھم زد فزد ؛

مسلم سن رائز کے لئے اپیل

اس رپورٹ کو ختم کرنے سے قبل مخلصین سلسلہ کی توجہ رسالہ مسلم سن رائز کی طرف مبذول کراتا ہوا درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس ضروری و مفید کام میں میری مدد کر کے امریکہ میں تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ بجا انجام دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

درخواست دعاء

بالآخر عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اپنے خاص اوقات میں عاجز کے حق میں دعاء فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے تمام گناہوں کو معاف کرے۔ حقیقی ایمان۔ اعمال صالحہ کی توفیق اور رضاء الٰہی کی زندگی عطاء کرے۔ اور خدمت اسلام میں حقیقی فتح دے۔ اللہ تعالےٰ خود کفیل ہو کر اس ملک میں اسلام کو غلبہ عطاء کرے۔ آمین ثم آمین ؛

عاجز طالب دُعاء

مطیع الرحمٰن بنگالی۔ (ایم۔ اے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۸ — قادیان دارالامان مورخہ ۱۳؍ نومبر ۱۹۳۰ء — جلد ۱۸

سالانہ جلسہ کے کام کو نقصان پہنچانے کے گناہ سے بچو

چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ ۲۵؍ نومبر تک ادا ہو جانا چاہیئے

ماہ اگست ۱۹۳۰ء کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ کے لئے جو تحریک فرمائی تھی۔ اس میں حضور نے ان جماعتوں کو مخاطب فرماتے ہوئے جنہوں نے اپنا پہلی سہ ماہی کا مجوزہ بجٹ پورا نہیں کیا تھا۔ تحریر فرمایا تھا۔

"یہ چندہ ہر ایک جماعت کو بلا استثناء ستمبر اور اکتوبر میں ادا کر دینا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس چندہ کو ان دونوں ماہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کو کئی ماہ میں پھیلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہر اک جماعت کے کارکنوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ستمبر اور اکتوبر میں تمام احمدی آبادی کی آمدن کا اٹھارہ فیصدی حصہ جمع کر کے بیت المال میں بھجوا دیں۔ اور یہ نہ کریں کہ بجائے دو ماہ کے تین یا چار ماہ میں وصول کریں"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کا فخر اگرچہ بہت سی جماعتوں کو جن کی فہرست ۶؍ نومبر کے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ حاصل ہوا۔ لیکن چونکہ اس دوران میں سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی اس مبارک تقریب میں جو نہ صرف بفضل خدا مسلمانوں کے لئے بلکہ غیر مسلم اصحاب کے لئے بھی بہت مفید اور دلچسپی کا موجب ہو رہی ہے۔ ہر احمدی جماعت کے کارکن اور سرکردہ اصحاب کو مصروف رہنا پڑا۔ اس کے انتظامات کے لئے اور اسے کامیاب بنانے کی خاطر انہوں نے نہ صرف اپنے اوقات صرف کئے۔ بلکہ اموال بھی خرچ کئے۔ اور اس طرح وہ چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے مسلسل کوشش جاری نہ رکھ سکے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے انکی اس مصروفیت کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک خاص اعلان کیا جس میں میعاد چندہ میں توسیع فرماتے ہوئے لکھا "جو جماعتیں یا افراد اس عرصہ (ماہ ستمبر و اکتوبر) میں چندہ پورا ادا نہ کر سکیں۔ وہ پچیس ۲۵ نومبر تک چندہ پورا کر دیں"

حضور کا یہ اعلان جو "الفضل" کی گذشتہ تین اشاعتوں میں درج ہوا۔ احباب کرام کی نظر سے گزر چکا ہے۔ امید ہے۔ اس کی تعمیل میں ہر اس جماعت کے کارکن جو ۳۱؍ اکتوبر تک اپنا چندہ پورا نہیں کر سکی۔ پوری سعی اور کوشش سے کام لے رہے ہونگے۔ اور اس مہلت کو غنیمت سمجھ کر ۲۵؍ نومبر تک اپنا اپنا پورا چندہ بیت المال میں ارسال کر دینگے۔

وہ جماعتیں جنہوں نے باوجود سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کی تحریک میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے اور کامیاب جلسے منعقد کرنے کے ۳۱؍ اکتوبر تک اپنا چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ پورا کر دیا۔ بہت ہی تعریف کے قابل ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جس قدر خوشنودی کی مستحق بنی ہیں۔ وہ حضور کے ان الفاظ سے عیاں ہے۔ کہ

"جن جماعتوں کا چندہ اکتوبر میں ادا ہو چکا ہوگا۔ ان کی فہرست الگ شائع کی جائیگی۔ تاکہ ان کے اخلاص کی یادگار قائم رہے۔ اور دوستوں کو ان کے لئے دعا کی تحریک ہو"

تاہم وہ جماعتیں جو ۲۵؍ نومبر تک اپنا اپنا چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دینگی۔ وہ بھی کم خوش نصیب اور خوش قسمت نہ ہونگی۔ کیونکہ وہ بھی حضور کی طرف سے توسیع میعاد کی سہولت ملنے کی وجہ سے مقررہ میعاد کے اندر چندہ پورا کر دینے کے ثواب کی مستحق ہونگی۔ پس ہر ایک احمدی جماعت کو اس ثواب کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ۲۵؍ نومبر تک ضرور اپنے ذمہ کا چندہ بھیج دینا چاہیئے۔ ورنہ اگر اس بارے میں ذرا بھی سستی اور کوتاہی سے کام لیا گیا۔ تو ایک طرف تو ایسی جماعتیں مقررہ میعاد کے اندر اپنے فرض کی ادائگی کا ثواب حاصل کرنے سے محروم رہینگی اور دوسری طرف ان سے جنوری اور فروری میں ان کے ذمہ کا چندہ وصول کیا جائیگا۔ پھر وہ نہ صرف پیچھے رہنے والی جماعتیں شمار ہونگی۔ بلکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں پورا حصہ نہ لینے کی وجہ سے اس نقصان کی بھی ذمہ دار ہونگی۔ جو جلسہ کے انتظامات کو وقت پر روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے پہنچیگا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے توسیع میعاد کے اعلان میں تحریر فرما دیا ہے۔ کہ

"جو جماعتیں یا افراد سوائے بیرون ہند کی جماعتوں کے جن کی میعاد ۵؍ دسمبر تک ہوگی۔ اپنا چندہ ادا نہ کرینگی۔ ان پر جنوری۔ فروری میں مزید رقم لگا کر کمی پوری کی جائیگی۔ اور اس طرح انہیں زائد رقم دینی پڑے گی۔ نیز جلسہ کے کام میں اگر نقصان ہوگا جس کا گناہ بھی ان لوگوں یا جماعتوں کے ذمہ ہوگا"

یہ دل ہلا دینے والے الفاظ ہر اس جماعت کو جو ۳۱؍ اکتوبر تک اپنے ذمہ کا چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کر سکی۔ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنے چاہئیں۔ اور اس وقت تک رکھنے چاہئیں۔ جب تک کہ اپنے وہ چندے ادا نہ کر دیں۔ جن کی ادائگی کی آخری تاریخ ۲۵؍ نومبر ہے۔

سالانہ جلسہ کی تقریب وہ عظیم الشان تقریب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی۔ جسے آپ نے جماعت کے لئے نہایت ہی خیر و برکت کا موجب قرار دیا۔ اور جسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ٹھہرایا۔ پس اس تحریک کو اگر بعض افراد یا بعض جماعتوں کی سستی اور کوتاہی سے کچھ نقصان پہنچتا ہے۔ تو یہ کوئی معمولی گناہ نہیں۔ بلکہ اتنا بڑا گناہ ہے۔ کہ اسکے خیال سے بھی بدن پر لرزہ طاری ہو جانا چاہیئے۔ اور اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق قبل از وقت آگاہ فرما دیا۔ اس بات کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہر ایک احمدی کو خدا تعالےٰ اس سے بچائے۔

اگرچہ سالانہ جلسہ میں ڈیڑھ ماہ کے قریب عرصہ باقی ہے۔ لیکن انتظامات کے لحاظ سے جلسہ بالکل سر پر آ چکا ہے۔ اور ۲۵؍ نومبر کی تاریخ وہ آخری تاریخ ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ اس وقت تک وصول ہونے والا چندہ جلسہ کے اخراجات میں صرف ہو سکتا ہے۔ پس اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر ایک جماعت کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۲۵؍ نومبر تک چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ بھیجدے۔ جو احباب کی سہولت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس دفعہ بہت ہی قلیل مقرر فرمایا ہے۔ اور پیچھے رہنے والوں میں سے نہ ہو؛

آریہ سماج کی موت

آریہ گزٹ (۸ نومبر) لکھتا ہے۔

" آنے والی نسل کے دلوں میں وید کے لئے شردھا نہیں۔ ایشور کی ہستی پر انہیں وشواس نہیں۔ پربھو بھگتی کا ہمارے نوجوانوں میں سرد تھا بھاؤ ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ میرا اپنا تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ اگر ہمارے سکولوں اور کالجوں کے ہوسٹلوں میں سندھیا ہون میں بورڈران کا شامل ہونا لازمی کے بجائے اختیاری کر دیا جائے۔ تو شاید ایک دو فیصدی نوجوان ایسے نکلیں۔ جو دلی پریم بھاؤ سے پربھا دت ہو کر سندھیا یا اگنی ہوتری میں شامل ہوں"

آریہ سماجیوں کی عادت ہے۔ کہ اگر کہیں کسی مسلمان کہلانے والے کو اسلام کے کسی معمولی حکم کی خلاف ورزی کرتے پائیں۔ تو شور مچا دیتے ہیں۔ کہ بس اب اسلام کا خاتمہ ہو گیا۔ لیکن تعجب ہے۔ جب ان کے اپنے نوجوانوں میں سے ایک فیصدی بھی ویدوں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ نہ ایشور کو مانتے ہیں۔ نہ سندھیا ہون کے قریب جاتے ہیں۔ تو انہیں ویدک دھرم کا خاتمہ نظر نہیں آتا۔ حالانکہ جن لوگوں کو خدا پر ہی اعتقاد نہ ہو۔ مذہبی لحاظ سے ان کے مُردہ ہونے میں کسی مذہبی انسان کو شک نہیں ہو سکتا۔ ہر قوم کی نہ صرف ترقی بلکہ قیام کا انحصار اس کے نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ مگر آریہ نوجوانوں کی حالت بتا رہی ہے۔ کہ ان کے لحاظ سے آریہ سماج پر موت طاری ہو چکی ہے۔

مصر کا جھنڈا اور ہندو لیڈر

گول میز کانفرنس میں ہندوؤں کے جو نمائندے لئے گئے ہیں۔ وہ عام طور پر کانگریسی نہیں۔ بلکہ زیادہ تر ماڈریٹ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلحاظ تعلیم و تہذیب بہت ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور تمدنی طور پر بھی وہ ہندو دھرم کی بہت سی پابندیوں سے آزاد ہیں۔ بایں ہمہ ان کی ذہنیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بالفاظ یو۔ پی کے مسلمان نمائندہ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ایک ہندو لیڈر نے "جب سویز اور پورٹ سعید میں مصری جھنڈا دیکھا اور عربی زبان اس جھنڈے پر دیکھی۔ تو جوش میں بھر گئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ کاش وہ دن جلد آئے۔ کہ ہمارے ملک میں علیحدہ جھنڈا ہو۔ اور اس پر سنسکرت الفاظ میں آریہ ورت کا نام درج ہو" ہندوستان کے جھنڈے پر سنسکرت الفاظ میں "آریہ ورت کا نام درج" ہونے کا سوائے اس کے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی حکومت ہو۔ اور اس میں کسی اور کا کوئی دخل نہ ہو۔ جب ماڈریٹ بلکہ آزاد خیال ہندوؤں کی یہ آرزوئیں اور خواہشات ہوں۔ تو کانگریسی اور مہاسبھائیوں کی ذہنیت کا پتہ بآسانی لگ سکتا ہے۔

مصریوں کا علیحدہ جھنڈا دیکھ کر ہندوؤں کے مُنہ میں پانی بھر آنا توان کی بڑھی ہوئی حرص و آز کی علامت ہے۔ لیکن کبھی انہوں نے اس بات پر بھی غور کیا ہے۔ کہ مصر کے مسلمانوں نے قلیل التعداد قبطیوں وغیرہ کو کس فراخ دلی اور وسعت قلب کے ساتھ مراعات دے رکھی ہیں۔

پس اگر ہندوؤں کو مصر کی حالت پر رشک آتا ہے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ بلحاظ اکثریت وہی سلوک قلیل التعداد اقوام سے کریں۔ جو مصر کی اکثریت وہاں کی اقلیت سے کر چکی ہے۔ لیکن نہ تو اس انصاف پسندی کی توقع ہندوؤں سے ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہندوستان مصر کی پوزیشن حاصل کر سکتا ہے۔

اِسلامی پردہ اور عورتوں کی صحت

عورتوں کے پردہ کے مخالفین بہت بڑی دلیل اس کے خلاف یہ پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ پردہ دار عورتوں کی صحت خراب رہتی ہے۔ اور وہ زیادہ تپ دق کا شکار ہوتی ہیں۔ ایک طرف تو شمار و اعداد کے لحاظ سے یہ بات پایہ ثبوت تک نہیں پہنچی۔ اور دوسری طرف اسلام قطعاً اس قسم کے پردہ کا حکم نہیں دیتا۔ جس کا صحت اور تندرستی پر اثر پڑے۔ اسلام میں اس بات کی کھُلی کھُلی اجازت موجود ہے۔ کہ عورتیں اپنے زیب زینت کے مقامات کو پردہ میں رکھ کر کام کاج کے لئے گھروں سے باہر نکل سکتی ہیں۔ خرید و فروخت کر سکتی ہیں۔ اور سیر کے لئے باھر جا سکتی ہیں۔

اِن حالات میں جو لوگ پردہ کو عورتوں کی صحت کے لئے مضر قرار دیتے ہیں۔ وہ سخت جہالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اگر وہ چاہیں۔ تو اپنی جہالت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں۔ کہ آجکل یورپ میں شادی شدہ عورتوں کے ملازمتیں کرنے یا نہ کرنے کا سوال زیر بحث ہے۔ اس میں ملازمتوں کے حامیوں کی طرف سے سب سے بڑی دلیل یہی پیش کی جا رہی ہے۔ کہ اگر عورتوں کو ملازمت کے لئے آزاد نہ چھوڑ دیا گیا۔ بلکہ خانگی معاملات کی سرانجام دہی اور بچوں کی پرورش کے لئے گھر کی چار دیواری میں رہنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ تو ان کی صحت خراب ہو جائیگی چنانچہ معاصر "تازیانہ" (۲ نومبر) نے اس قسم کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا ایک فقرہ یہ ہے۔

"بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر شادی کے بعد بھی عورت ملازمت کرتی رہے۔ تو وہ خانگی معاملات کی طرف دھیان نہ دے سکے گی اور نہ ہی بچوں کی پرورش اچھی طرح کر سکیگی۔ مگر اس دلیل میں کوئی معقولیت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ ملازمت نہ کریگی۔ اور گھر کی چار دیواری میں بند رہیگی۔ تو اس کی صحت تسلی بخش نہیں ہوگی۔ اور خراب صحت والی عورت اپنے بچوں کی پرورش کرنے کے ناقابل ہوتی ہے"

اِسلامی پردہ کو صحت کے لئے مضر قرار دینے والے کیا اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ عورتوں کو خانگی کاروبار اور بچوں کی پرورش سے فارغ کر کے ملازمت میں لگا دیں۔ کیونکہ کہا جاتا ہے۔ کہ بچوں کی پرورش اور گھر کے کاموں کے کرنے کے لئے گھر میں رہنا عورتوں کی صحت کے لئے مضر ہے۔

ہندو راج کے منصوبے اور ہندو

ملک فضل حسین صاحب نے حال میں "ہندو راج کے منصوبے" نام کی جو کتاب شائع کی ہے۔ اس میں چونکہ ہر ایک بات کی تائید میں ہندو لیڈروں کے اپنے بیانات لفظ بلفظ نقل کئے ہیں۔ جن پر پردہ ڈالنا یا ان کا کوئی اور مفہوم بیان کرنا ہندوؤں کے لئے ناممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ایک بالکل غلط اور جھوٹی بات اُڑا کر شور مچانا شروع کر دیا ہے۔ بات یہ بنائی گئی ہے۔ کہ "سکرٹری آریہ سماج جامپور نے اطلاع دی ہے۔ کہ اس کتاب کو اس طرف کے سرکاری سکولوں کی لائبریریوں میں رکھا گیا ہے"

اگرچہ ہمارے نزدیک اس کتاب کا نہ صرف اسلامیہ سکولوں کی لائبریریوں میں ہونا ضروری ہے۔ بلکہ طلبار کے کورس میں داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ قطعاً درست نہیں۔ کہ ابھی تک کسی سکول نے اس طرف توجہ کی۔ اور اسے اپنی لائبریری میں رکھا۔ لیکن ہندو اخبارات کی دیدہ دلیری دیکھئے۔ کہ اس بے سروپا "اطلاع" پر آنریبل ملک فیروز خان صاحب نون وزیر تعلیم پنجاب کو مخاطب کیا جا رہا ہے۔ اور ان سے پبلک کو واقف کرنے کا مطالبہ ہو رہا ہے۔

آریوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کے اس قسم کے شور و شر سے اس کتاب کے مطالب پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔ اور اسے ایک دفعہ پڑھ لینے والا ہندوؤں کے مسلم کش ارادوں سے پوری طرح واقف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ہندوستان کی ترقی میں رکاوٹ

اخبار "گورو گھنٹال" کے ایڈیٹر مہاشہ شام لال صاحب کو ضلع انبالہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں گوپال موہن جٹانہ پر جو کچھ نظر آیا۔ اسکا انہوں نے "ہندوؤں کی جہالت کا بدترین نمونہ" کے عنوان سے مختصر ذکر کیا ہے۔ ہم اسمیں سے بھی صرف ایک بات پیش کرتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ

"یہاں پر جوالف ننگا سادھو رہتا ہے۔ اسکے آگے ہندو عورتیں ماتھا ٹیکتی ہیں یہ ستری لاج بے غیرتی سے ما نمسکار کرتی ہیں۔ کہ گویا ان کا خدا ہے" یہ اس سے مہاشہ جی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ "ہمیں ہمیشہ یہ بات کہنے کے لئے مجبور ہونا پڑیگا۔ کہ جس ملک میں اس قدر مذہبی جہالت اور شرمناک گراوٹ موجود ہے۔ وہ ہرگز [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

بعض اہم امور کے متعلق خاص طور پر دعائیں کی جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ر نومبر ۱۹۳۰ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ

اللہ تعالیٰ کی سنت

ہے۔ کہ وہ اپنی مختلف صفات کو مختلف اوقات میں ظاہر کرتا رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ کہ

افطر و اصوم

یعنی میں کبھی افطار کرتا ہوں۔ اور کبھی روزہ رکھتا ہوں۔ کھانے پینے کا تو خدا تعالیٰ محتاج نہیں۔ اس لئے اس الہام کے یہی معنے ہیں۔ کہ بعض صفات کو بعض زمانوں میں خدا تعالیٰ جاری کرتا ہے۔ اور بعض کو روک لیتا ہے۔ جاری کرنے کا نام افطار اور بند کر دینے کا نام اس نے روزہ رکھا ہے۔ اور اس کی تمام صفات کے متعلق ہم یہی دیکھتے ہیں۔ کسی وقت تو وہ جاری ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور کسی وقت ان میں روزہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض ایام میں

تو وبائیں آتی ہیں۔ اور ہر طرف صفایا کر دیتی ہیں۔ اور دوسرے وقت اولادیں اس کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ ملک کی آبادی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور لوگوں کو یہ فکر لاحق ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کہ کھائیں گے کہاں سے۔ غرض

افطار و صوم کا سلسلہ

ہر شاخ میں نظر آتا ہے۔ اور اسی کے ماتحت کسی زمانہ میں تو ایسی ہوا چلتی ہے۔ کہ لوگوں کی صحت بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ اور کبھی ایسی ہوا چلتی ہے۔ کہ لوگوں کی صحت خراب ہو جاتی ہے

مومن کا قاعدہ

ہے۔ کہ صوم کے زمانہ میں یعنی جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی صفات کو روک لیتا ہے۔ زیادہ دعائیں کرے۔ کیونکہ

روزہ سے دُعا کا خاص تعلق

ہے۔ جس طرح بندہ جب روزہ رکھتا ہے۔ تو اس کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ دعائیں کرے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جب روزہ رکھتا ہے۔ تو وہ دُعائیں قبول کرتا ہے۔ کیونکہ ہر اک

اپنی شان کے مطابق

ہی کام کرتا ہے۔ بندہ روزہ کی حالت میں دعائیں کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اپنی بعض صفات کو روکنے کے وقت دعائیں زیادہ قبول کرتا ہے۔ اور اس کے معنے دراصل یہی ہوتے ہیں کہ بندہ زیادہ دُعائیں کرے۔ اور جب خدا تعالیٰ خود ایسے سامان پیدا کرے۔ کہ لوگ زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں۔ تو پھر وہ دعائیں سنتا بھی زیادہ ہے۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ

آجکل کے ایام

بھی کچھ ایسے ہی ہیں۔ ایک طرف

ملک کی مالی حالت

خراب ہو رہی ہے۔ ہندوستان کی اسی (۸۰) فیصدی آبادی زمیندار ہے۔ دو تین سال قبل تو غلہ کی کمی نے اسے تکلیف میں رکھا۔ اور اس سال غلہ کی زیادتی زمینداروں کے لئے مصیبت کا باعث ہو گئی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس ملک کی اسی (۸۰) فیصدی آبادی کمزور ہو۔ باقی بیس فیصدی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ایک طرف تو یہ تباہی نقص من الاموال کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف نقص من الانفس بھی ہے۔ ان دنوں میں عام طور پر باہر سے دوستوں کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ

عام طور پر بیماری

پھیلی ہوئی ہے۔ بعض دنوں میں دو دو تین تین تار بیماری یا فوتیدگی کے آجاتے ہیں۔ اور اگر تاروں میں وقفہ ہو۔ تو خطوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک میں بیماری کا عام حملہ ہے۔

بڑی قومیں جن کو یہ فکر ہو۔ کہ ہمارے آدمی زیادہ ہو گئے ہیں۔ وہ کھائیں گے کہاں سے۔ ان کے اگر چند نفوس مر جائیں۔ تو انہیں اتنا فکر نہیں ہوتا۔ کیونکہ بہت پھیلا ہوا درخت آخر چھانٹا جاتا ہے۔ مگر وہ

ننھی کونپل

جو اکیلی ہی باہر نکلی ہو۔ اسے چھانٹنے کے یہی معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس لئے چھوٹی جماعتوں کے ہر فرد کی جان بہت قیمتی ہوتی ہے۔ پس ایسے وقت میں جب

الٰہی منشا کے ماتحت

بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ زیادہ لوگوں کا بیمار ہونا بتاتا ہے۔ کہ یہ الٰہی سامان ہیں۔ دُنیا میں یوں بھی لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ مگر اس کی یہی صورت ہے۔ کہ اگر کسی نے آنکھ کو غلط طور پر استعمال کیا۔ تو آنکھ دُکھ گئی۔ اگر کسی نے اعصاب کا خیال نہ رکھا۔ تو وہ کمزور ہو گئے۔ یا بد پرہیزی سے معدہ خراب ہو گیا۔ ایسے امراض کی ذمہ واری افراد پر ہوتی ہے۔ مگر جب

سارے ملک میں

عام طور پر بیماری پھیلی ہوئی ہو۔ تو اس کے معنے یہی ہوتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ الٰہی سامانوں کے ماتحت ہو رہا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض مخفی سامانوں کے ماتحت ان دنوں خدا تعالیٰ کی

قیوم اور شافی کی صفات

روزہ میں ہیں۔ اس لئے بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ دعائیں کثرت سے کریں۔ کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ کہ ہم بیمار نہیں ہیں۔

مومن کے "ہم" کے معنے

ساری جماعت کے ہوتے ہیں۔ صرف وہ اور اس کے بیوی بچے مراد نہیں ہوتے۔ چھت کی ایک کڑی تو اپنے لئے ہم کہہ سکتی ہے۔ مگر دیوار جب ہم کہیگی۔ تو اس میں چھت بھی شامل ہوگی اور

انبیاء کی جماعتیں بمنزلہ دیوار

ہوتی ہیں۔ ان کی "ہم" میں سارے ہی شامل ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگ کڑی کے مانند ہوتے ہیں۔ جو گرے۔ تو خود ہی ٹوٹیگی۔ مگر انبیاء کی جماعتیں دیوار ہوتی ہیں۔ اور ان کے گرنے سے

سب گر جاتے ہیں۔ اس لئے ہماری "ہم" میں سارے لوگ اور

مقدم طور پر اپنی جماعت

کے لوگ شامل ہیں۔

ایسے وقت میں احباب کو

خاص طور پر دعائیں

کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالےٰ دُنیا کو تباہیوں اور نقصانات سے بچائے۔ کیونکہ دُنیا میں ہم بھی شامل ہیں۔ مختلف اطلاعات سے جو اپنی جماعت کے اصحاب کی بیماریوں کے متعلق آ رہی ہیں۔ تازہ ترین یہ ہے۔ کہ

حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

جنہیں اکثر دوست جانتے ہونگے۔ اور اپنے علاقہ میں تو وہ سلسلہ کا ایک ستون ہیں۔ بہت سے احباب ان سے واقف ہونگے۔ اور قادیان میں بعض نے ان کی نظمیں بھی سُنی ہونگی۔ ان پر نمونیا کا خطرناک حملہ ہوا ہے۔ اپنے علاقہ کے لئے وہ اور ان کے والد سلسلہ کے لئے بہت بابرکت وجود ہیں۔ دوست خاص طور پر ان کے لئے دُعا کریں۔ باہر سے روزانہ ڈاک میں ایسی اطلاعات آ رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیماری بہت عام ہو رہی ہے۔

میری اپنی صحت

کا یہ حال ہے۔ کہ گذشتہ دنوں میں زیادہ کام کرنے کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ اگر کھانا کھا لوں۔ تو بخار ہو جاتا ہے۔ اور اگر نہ کھاؤں۔ تو ضُعف بڑھ جاتا ہے۔ دنیا میں دو ہی صُورتیں ہوتی ہیں۔ یا تو آدمی کھانا کھائے۔ یا نہ کھائے۔ اور یہ دونوں میرے لئے تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہیں۔

پس ایسے وقت میں جب لوگوں کی صحت کو عام طور پر دھکا لگے۔ اس وقت افراد کی بیماری چونکہ الٰہی سامانوں کے ماتحت ہوتی ہے۔ بدپرہیزی سے نہیں ہوتی۔ اس لئے اسی سے دعا کرنی چاہئے۔ کہ ان بلاؤں اور بیماریوں کو اپنے فضل سے دور کر دے۔ اور اپنے بندوں کو اپنی حفاظت میں لے لے۔

دوسرے میرے نزدیک ایک اور امر کے لئے بھی ہماری جماعت کو بہت کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور وہ ہندوستان کی آئندہ قسمت کے فیصلے کا سوال ہے۔ جو بظاہر گو سیاسی ہے مگر جیسا کہ میں بارہا پہلے بتا چکا ہوں۔ اور آج بھی مختصراً بتاؤنگا اصل میں یہ سوال مذہبی ہے۔ یہ

ہندوستان کی آزادی کا سوال

ہے۔ جو لندن میں منعقد ہونے والی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں طے ہونے والا ہے۔ ایک تو ملکی آزادی کے لحاظ سے بھی یہ سوال ہمارے لئے دلچسپی کا موجب ہے۔ دوسرے اس وجہ سے صرف ہمارے ہی لئے یہ زیادہ اہم ہے۔ کہ کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو جائے جس سے

ہندوستان میں اسلام کی ترقی

رک جائے۔ اس وقت بھی ہم دیکھتے ہیں۔ جہاں ہندوؤں کی حکومت ہے۔ باوجودیکہ وہ انگریزوں کے ماتحت ہی ہے۔ پھر بھی وہاں

مسلمانوں پر سخت مظالم

ہوتے ہیں۔ سب ہندو ریاستوں میں تو نہیں۔ مگر اکثر میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ ملکانوں کے ارتداد کے دنوں میں ہمارے دوستوں نے اس کا تجربہ کیا ہوگا۔ بھرت پور میں جبراً ایک مسجد میں غلہ اور بھوسہ ڈالدیا گیا۔ اور دو چار لالچی اور نافہم مسلمانوں سے ایسی درخواست دلوا دی۔ کہ یہ مسجد ویران ہے۔ اسے سرکار سنبھال لے۔ اور سرکار نے اس میں غلہ اور بھوسہ لاکر بھر دیا۔ پھر بعض علاقوں میں ہندو پولیس افسروں نے پاس کھڑے ہو کر شدھی کرائی۔ اور جب ہمارے مبلغین گئے۔ تو انہیں وہاں سے نکال دیا گیا

ریاست الور کے ایک گاؤں میں

لوگوں کو آریہ بنالیا گیا۔ میں نے قاضی عبداللہ صاحب کو جو آجکل دنوں ہائی سکول میں کام کرتے ہیں۔ وہاں بھیجا۔ تو انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ سشن جج نے مجھے بلا کر حکم دیا ہے۔ کہ باہر کا کوئی آدمی یہاں آکر تبلیغ نہیں کر سکتا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ جن مسلمانوں کو آریہ بنالیا گیا تھا۔ انہیں کوئی ارتداد سے تائب نہ کرالے۔

ان حالات میں خطرہ ہے۔ کہ اگر کوئی ایسی حکومت قائم ہو گئی۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکا۔ تو تبلیغ اسلام رُک جائیگی۔ اب بھی کئی ہندو ریاستوں میں ایسے قوانین ہیں۔

چمبہ میں

اگر کوئی مسلمان ہونا چاہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ پہلے مجسٹریٹ سے اجازت لے۔ ہندو مجسٹریٹ اسے طرح طرح کے سوالوں سے پریشان کر دیتا ہے۔ مثلاً یہ کہ تمہیں کس نے تبلیغ کی۔ اسلام میں کیا خوبی نظر آئی۔ کسی کے ڈر سے یا دھوکہ میں آکر تو مسلمان نہیں ہوتے۔ اور پھر تحقیقات کو اتنا لمبا کر دیا جاتا ہے۔ کہ یا تو اس سے تنگ آکر وہ خود ہی مسلمان ہونے کا خیال چھوڑ دیتا ہے یا اس اثنا میں ہندوؤں کی طرف سے اس پر دباؤ ڈال کر اس خیال سے روک لیا جاتا ہے۔ پھر بعض جگہ جھوٹے مقدمات دائر کرکے ایسے لوگوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ پس اگر کوئی ایسی حکومت قائم ہو گئی۔ تو باقی فرقے تو شاید اسے قبول کرلیں۔ کیونکہ انہیں پہلے سے ہی تبلیغ کی عادت نہیں۔ مگر احمدیوں کے لئے تو تبلیغ کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اور

اگر تبلیغ میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا کی جائے

تو ہم یا تو اس ملک سے نکل جائیں گے۔ اور یا پھر اگر خدا تعالےٰ اجازت دے۔ تو ایسی حکومت سے لڑینگے۔ اور میں تو یہ بھی نہیں خیال کر سکتا۔ کہ باقی مسلمان بھی خواہ کس قدر گر گئے ہوں۔ یہ برداشت کر سکینگے۔ کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے پر پابندیاں عائد کی جائیں۔ لیکن خواہ وہ اسے برداشت کریں یا نہ کریں۔ ہم تو کسی صُورت میں بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ پس ہمارے لئے یہ سیاسی نہیں بلکہ

اہم مذہبی سوال

ہے۔ اگر یہ خالص سیاسی سوال ہوتا۔ تو میں کبھی اس طرف اتنی توجہ نہ کرتا۔ میں اس بات کی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ کہ اس ملک کی حکومت کس کے ہاتھ میں ہو۔ بلکہ صرف یہ خیال ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں نہ ہو۔ جو

تبلیغ اسلام میں روک

پیدا کر دیں۔ اور اگر کسی اسلامی فرقہ سے اس قسم کا خدشہ ہو۔ تو اس کی بھی ہم ایسی ہی مخالفت کرینگے۔ ہمیں صرف یہ ضرورت ہے کہ ملک میں

تبلیغ کا راستہ

کھلا رہے۔ مگر آثار وقرائن سے یہی پایا جاتا ہے۔ کہ ہندو اس کوشش میں ہیں۔ کہ تبلیغ اسلام کو بند کر دیں۔ مہاشہ فضل حسین صاحب نے

"ہندو راج کے منصوبے"

نام سے جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں خود ہندو لیڈروں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے۔ کہ وہ تبلیغ کو گوارا نہیں کر سکیں گے۔ ان میں سے بعض نے تو صاف کہا ہے۔ کہ ہم کسی ہندو کا مسلمان ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ بعض نے کہا ہے۔ اگر مسلمان تبلیغ بند نہ کرینگے۔ تو انہیں ملک سے نکال دیا جائیگا۔ پس اگر ایسے لوگوں کو حکومت مل گئی۔ تو ہمارے لئے تبلیغ کا راستہ کہاں کھلا رہ سکتا ہے۔ پس یہ ایک اہم مذہبی سوال ہے۔ کیونکہ

مذہب کی جان

تبلیغ ہے۔ اس لئے دوستوں کو

خاص طور پر دعائیں

کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالےٰ اسلام کے لئے بہتری کے سامان کرے۔ کیونکہ وہ سب کے دلوں کا مالک ہے۔ ممکن ہے مسلمان ہی کوئی ایسا سمجھوتہ کر آئیں جو اسلام کے لئے مضر ہو۔ بعض ہندو ریاستوں میں کسی مسلمان کو وزیر بنالیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کے حقوق غصب کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح عین ممکن ہے۔ کہ ہندو بعض

مسلمان نمائندوں کو

یہ لالچ دیکر کہ تمہیں بڑے بڑے عہدے دیدیئے جائیں گے۔

انہیں اپنے ساتھ ملالیں۔ اس لئے دُعا کرنی چاہئے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں توفیق دے۔ کہ وہ کسی ایسے سمجھوتہ پر رضامند نہ ہوں۔ جس سے اسلام کو نقصان پہونچے۔

ہم کسی

سکیم کی تفصیلات

میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ سیاسیات سے تعلق رکھتی ہیں۔ صرف اپنا خیال پیش کرتے ہیں۔ مگر اس پر بھی ضد نہیں کرتے کیونکہ ممکن ہے۔ کسی اور کے دماغ میں اس سے بہتر سکیم آجائے۔ ہمارا منشاء صرف یہ ہے۔ کہ سکیم ایسی ہو۔ جس سے اسلام کو نقصان نہ پہونچے۔ پھر

ہندوؤں کے دل

بھی خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہ انہیں مجبور کرسکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کو تسلیم کر کے ان کی حفاظت کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس لئے یہ بھی دُعا کرنی چاہئے۔ کہ خدا تعالےٰ ہندوؤں کو توفیق دے۔ کہ وہ

اقلیتوں کے حقوق

غصب کرنے کی طرف مائل نہ ہوں۔ بلکہ عدل اور انصاف سے کام لیں۔

تیسری پارٹی انگریز ہیں

جس کے فیصلہ پر ہی فیصلہ ہونا ہے۔ ان کے دل بھی اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ کہ وہ انہیں یہ سمجھنے کی توفیق دے۔ کہ اتنا ظلم کبھی جائز نہیں ہوسکتا۔ کہ

۷ کروڑ آبادی کے حقوق

کو خطرہ میں ڈال دیا جائے۔ اور وہ کسی ایسے سمجھوتہ پر راضی نہ ہوں جو مسلمانوں کے لئے مضر ہو۔ یہ سوال نہایت اہم ہے۔ خصوصیت سے اس کے متعلق دعائیں کرنی چاہئیں۔ ملک کی آزادی سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بھی یہ اہم ہے۔ مگر زیادہ اہم اس لئے ہے۔ کہ کوئی ایسا سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ جس سے

اسلام خطرہ میں

پڑجائے۔ پس اگر اس کا انتظام ہو جائے۔ تو پھر جس طرح دُنیا میں ہر شخص اپنے حقوق کے لئے لڑتا ہے۔ ہم بھی لڑتے رہینگے۔ مگر ہماری گھبراہٹ دور ہو جائیگی۔ اور اطمینان ہو جائیگا۔ کہ مسلمانوں پر زیست تنگ نہیں ہوگی۔

خدا کے قبضہ میں

سب کے دل

ہیں یہ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ کہ مونجے۔ مالویہ۔ نہرو اور گاندھی وغیرہ مسلمانوں کے حامی کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے تصرف میں ہے۔ شملہ میں مجھے خواب میں

ایک بہت بڑے ہندو لیڈر

کے متعلق بتایا گیا۔ کہ وہ دل سے مسلمان ہے۔ اور جب اس سے بات چیت ہوئی۔ تو اس نے کہا۔ کہ فلاں ہندو لیڈر بھی مسلمان ہے۔ دور ممکن ہے۔ کہ وہ دل سے مسلمانوں کے ہمدرد ہوں۔ اور یا اب ہی خدا تعالےٰ ان کے دل میں یہ ڈالدے۔ کہ مسلمانوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ وہ لیڈر گول میز کانفرنس کے ممبر بھی ہیں۔

پس یہ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ کہ فلاں بات ہو نہیں سکتی۔ جو شخص

خدا تعالےٰ پر ایمان

رکھتا ہے۔ اس کے لئے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اس لئے اُسی کے حضور جُھک کر دُعائیں کرنی چاہئیں۔ ہماری بات کوئی ممکن ہے۔ نہ سُنے۔ مگر خدا تعالےٰ کی بات سننے سے کون انکار کرسکتا ہے۔ ہم کوئی بات کان کے ذریعہ سُناتے ہیں۔ اور سُننے والا کان میں اُنگلی ڈال سکتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ

دماغ میں

ڈالتا ہے۔ اور وہاں انگلی نہیں ڈالی جاسکتی۔ ہم جسم پر قبضہ کرتے ہیں۔ اور جسم چھڑایا جاسکتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ

دل پر قبضہ

کرتا ہے۔ اور دل پر کسی کا قابو نہیں چل سکتا۔ بعض اوقات انسان ایک بات چھوڑنا چاہتا بھی ہے۔ مگر نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ دل پر اس کا قابو نہیں چل سکتا۔ بعض اوقات کسی بیمار کو کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں بات چھوڑ دو۔ مگر وہ یہی جواب دیتا ہے۔ کہ کیا کروں۔ دل پر قابو نہیں۔ لیکن سب کے دل خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہیں۔ اس لئے اسی سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔ لوگوں کی صحت کے لئے بھی اور اس اہم سوال کے لئے بھی۔ جس کا اثر

بہت دیرپا

ہے۔ ہوگا۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اب جو فیصلہ ہوگا۔ وہ سو سال تک قائم رہیگا۔ یا پچاس سال یا بیس سال تک یا سو سال سے بھی زیادہ عرصہ تک۔ کس کو پتہ تھا۔ کہ

روس میں انقلاب

اس قدر جلد ہو جائیگا۔ یا جرمنی میں اس طرح یکایک تغیر واقع ہوگا۔ چین ممکن ہے۔ کہ اس فیصلہ کے بعد جلد ہی کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے۔ کہ موجودہ نظام یک لخت درہم برہم ہو جائے۔ مگر ظاہراً تو اس کا اثر دیرپا ہی معلوم ہوتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ سے دُعا کرنی چاہئے۔ کہ وہ ایسے سامان پیدا کر دے۔ کہ ملک میں

اسلام کی تبلیغ

نہ رُکے۔ بلکہ ترقی کے سامان پیدا ہوتے جائیں ؞

پورا چندہ ادا کرنیوالی جماعتیں

جن جماعتوں نے ۳۱ر اکتوبر تک چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص ادا کر دیا ہے۔ ان میں گجرات و کرنال کی جماعتیں بھی ہیں۔ گذشتہ فہرست میں ان کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ (قائم مقام ناظر بیت المال)

دفتر محاسب کا ضروری اعلان

تمام جماعتوں اور افراد کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ دفتر محاسب میں روپیہ ارسال کرتے وقت ذیل کے امور کا لحاظ رکھا کریں:۔

(۱) تفصیل کاغذ کے ایک طرف لکھی جائے۔ کیونکہ اس طرح تفصیل کا کاغذ کو بنوں کے فائل میں چسپاں نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) تفصیل کے کاغذ پر سوائے تفصیل کے اور کچھ نہ لکھا جائے۔ اگر دفتر بیت المال کو کچھ لکھنا ہو۔ تو علیحدہ چٹھی بیمہ میں رکھی جاسکتی ہے۔ دفتر محاسب ایسا کاغذ بیت المال میں فوراً پہونچا دیا کریگا۔ لیکن تفصیل کے کاغذ پر نہ لکھا جائے۔ گو دفتر بیت المال جب چاہے کوپن بار حسابات دفتر محاسب کے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن مناسب یہی ہے۔ کہ تفصیل کے کاغذ پر صرف تفصیل ہو۔

(۳) بعض لوگ بیمہ ارسال کرتے ہیں۔ لیکن بیمہ میں تفصیل نہیں دیتے یا بعض منی آرڈر بھیجکر لکھتے ہیں۔ کہ تفصیل بعد میں بھیجی جائیگی۔ ایسی جماعتوں یا افراد کو نوٹ کر لینا چاہئے۔ کہ اس قسم کی رقم جس کے ساتھ تفصیل نہ ہو۔ کسی کام نہیں آتی۔ یعنی ایسا روپیہ جسکی تفصیل ساتھ نہ ہو۔ سلسلہ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ کیونکہ دفتر محاسب بغیر تفصیل کے رقم داخل خزانہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ ایسا روپیہ رجسٹر بلا تفصیل میں رکھنا پڑتا ہے۔ حالانکہ روپیہ کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ پس جماعتیں یا افراد بیمہ یا منی آرڈر کے ذریعہ رقم ارسال فرماتے وقت تفصیل ساتھ بھیجا کریں۔

ایک جماعت نے دو سو روپیہ لائل پور سے بھیجا ہے۔ اس کی تفصیل کے انتظار میں ایک ماہ کا عرصہ گذر گیا ہے۔ جواب تک نہیں ملی۔ حالانکہ چار کارڈ جن میں سے آخری جوابی کارڈ تھا۔ لکھے جا چکے ہیں۔ پس ہر اک جماعت یا افراد سے التماس ہے۔ کہ وہ روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن پر یا بیمہ میں ضرور تفصیل لکھا کریں۔ ورنہ آئندہ دفتر محاسب ایک ہفتہ انتظار کر کے ایسی رقم چندہ عام میں جمع کرا دیا کریگا۔ اس صورت میں جو مشکلات ہونگی۔ ان کی ذمہ واری تفصیل نہ بھیجنے والوں پر ہوگی۔ کیونکہ باوجود بار بار لکھنے کے اس طرف توجہ نہیں کی جاتی ؞

(۴) بیمہ ارسال کرنے کی صورت میں جماعتوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ اول تو کوشش ہو۔ کہ بیمہ میں ٹکٹ نہ رکھے جائیں۔ اگر اشد ضرورت کے ماتحت رکھے جائیں۔ تو ٹکٹ ایک آنہ یا آدھ آنہ والے ہوں۔ بڑی قیمت کے ٹکٹ نہ رکھے جائیں۔ کیونکہ یہ ٹکٹ بہت کم خرچ ہوتے ہیں۔ آدھ آنہ یا ایک آنہ والے ٹکٹوں کا عام خرچ ہے ؞

قائم مقام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

عالمگیر مذہب کونسا ہے

مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری ایک خاص تقریب پر سرگودھا تشریف لائے۔ چونکہ گذشتہ دنوں پادری سلطان محمد صاحب یہاں ایک لیکچر عیسائیت کو عالمگیر مذہب ثابت کرنے کے بارہ میں دے چکے تھے۔ اس واسطے جماعت احمدیہ نے اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے پر مولوی صاحب سے لیکچر دلانے کا انتظام کیا۔ اور ۶ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو گول چوک میں مولوی صاحب نے نہایت کامیاب تقریر کی۔ چونکہ لیکچر ایک اہم اور علمی اور محققانہ رنگ کا تھا۔ اس واسطے اس کے مفہوم کو مختصر الفاظ میں ناظرین اخبار تک پہنچانا ضروری اور مفید معلوم ہوتا ہے۔

عالمگیر مذہب سے مراد

"عالمگیر" اور "مذہب" دو لفظ ہیں۔ مذہب کے معنے راستہ یا طریقہ۔ جس پر چلکر خدا تعالےٰ کو پایا جائے۔ عالمگیر کے معنے تمام جہان کو لینے والا۔ یعنے وہ راستہ جو تمام جہان کے واسطے قابل قبول اور قابل عمل ہو۔ اور جس پر چلکر ہر طبقہ اور درجہ کا انسان خدا تعالےٰ تک پہنچ سکے۔ ہندوستان مذاہب عالم کی ایک منڈی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کا پیرو اس بات کا دعویدار ہے۔ کہ اس کا مذہب عالمگیر ہے۔ لیکن ان معنوں میں تو کوئی مذہب بھی عالمگیر نہیں ہے۔ کہ سارے جہان کے لوگوں نے اسے قبول کر لیا ہو کیونکہ اس وقت تک کوئی مذہب بھی ایسا ثابت نہیں ہوا۔ جس کو اب یا کسی پہلے وقت میں سارے جہان کے لوگوں نے اختیار کر لیا ہو۔ البتہ اس دعویٰ پر دوسرے معنوں کے رُو سے غور کیا جا سکتا ہے۔ کہ کیا کوئی مذہب ایسا ہے کہ جو تمام جہان کے لوگوں کے واسطے قابل قبول یا قابل عمل ہو۔ اور دنیا کی مشکلات کا حل اس میں موجود ہو۔

عالمگیر مذہب کے تین بڑے دعویدار

اس وقت عالمگیر مذہب کے دعویدار تین ہیں۔

پہلا۔ ہندو مذہب اس مذہب نے نہ تو خود اس بات کا دعویٰ کیا ہے۔ کہ یہ سارے جہان کے واسطے ہے۔ اور نہ اس کے اصل پیرو ستاتن دھرمیوں نے اپنی مذہبی تعلیم کو سارے جہان کے آگے پیش کیا ہے۔ بلکہ صرف بھارت ورش کے اندر ہی اس کی تعلیم اور عمل درآمد رہا ہے۔ جو خود قدرت کی عملی شہادت ہے۔ کہ یہ مذہب عالمگیر نہ تھا۔ اس وقت آریہ لوگ محض اسلام کے مقابلہ کی وجہ سے اس کو عالمگیر قرار دے رہے ہیں۔

دوسرا۔ عیسائی مذہب۔ اس کے بانی حضرت مسیح کا قول ہے۔ کہ میں صرف اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں۔ پس اس کا دعویٰ بھی خود بوید کا مصداق نہیں ہے بلکہ عطار بگوید کا۔

تیسرا اسلام ہے۔ اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو عالمگیر ہونے کا مدعی ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس ارشاد خداوندی کی تائید و تصدیق میں فرمایا۔ کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃً و بعثت الی الناس عامۃً پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ اپنے فعل سے بھی اس کا ثبوت دیا اور شاہانِ عجم کو تبلیغی خطوط لکھے۔

دعویٰ کے دلائل

یہاں تک صرف اس قدر بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی کتاب یا اس کے راہنما نے اپنے مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کیا۔ لیکن صرف دعویٰ ہی کسی مذہب کے عالمگیر ہونے کے واسطے کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس دعویٰ کی تائید میں دلائل ہونے بھی ضروری ہیں۔

اس کے متعلق جب ہم کسی مذہب پر غور کرینگے۔ تو ہمیں اس میں تین اصول ایسے نظر آئیں گے۔ کہ ان کے مقابلہ سے اس کا عالمگیر ہونا بخوبی کھل سکتا ہے۔ ایک اس مذہب کو بھیجنے والا جو کہ اس مذہب کا مقصود اور راہل مذہب کا منتہائے نظر ہوتا ہے یعنے خدا تعالےٰ دوسرے اس مذہب کو خدا کی طرف سے لاکر لوگوں تک پہنچانیوالا۔ راہنما۔ تیسرے خود وہ مذہب یا رستہ یعنے کتاب اور اس کی تعلیم۔ اب ہم ان تینوں پر غور کر کے اسلام کا دیگر مذاہب سے مقابلہ کرتے ہیں۔ اور نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ کس مذہب نے خدا تعالےٰ کو اعلیٰ اور جامع کمالات صورت میں پیش کیا ہے۔ اور کس مذہب کا راہنما کامل نمونہ اور اس کی کتاب یعنی تعلیم پاک ہے۔

ذات باری تعالےٰ کے متعلق تعلیم

اوّل۔ ذات باری تعالےٰ کے متعلق اسلام نے خدا تعالےٰ کے حسن اور احسان کی وہ کامل تصویر کھینچ کر ایک طالب خدا کے سامنے رکھدی ہے۔ کہ جس کی نظیر دوسرے مذہب میں موجود نہیں ہے۔ مثلاً اسلام کا خدا قادر مطلق ہے۔ یہاں تک کہ ارواح و اجسام (مادہ) کا بھی وہ خالق ہے۔ بالمقابل اس کے آریہ سماج کے نزدیک خدا نام کو تو سرب شکتیمان ہے۔ لیکن اس میں مادہ اور روح کو پیدا کرنے کی شکتی (طاقت) نہیں ہے۔ ایسا ہی آریہ سماج کا خدا کسی گناہ کو بخشنے پر قادر نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس کو تناسخ میں ڈالکر سزا کا غیر متناہی سلسلہ جاری رکھنے پر مجبور ہے۔ اور عیسائیوں کا خدا بھی کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ بلکہ اس نے ناکردہ گناہ یسوع مسیح کو خواہ مخواہ لوگوں کے گناہوں کی سزا میں صلیب پر چڑھا کر مار دیا اور سزا دیکر لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کیا۔ ورنہ بغیر اس حیلے کے وہ باختیار خود لوگوں کے گناہ نہیں بخش سکتا تھا۔ لیکن بالمقابل اس کے اسلام نے خدا تعالےٰ کے جو صفات پیش کئے ہیں۔ ان میں اللّٰہ خالق کل شیء فرما کر بتایا ہے۔ کہ وہ ہر شے بلکہ مادہ اور روح کا بھی خالق ہے۔ اور ایسا ہی گنہگار کو اپنی مغفرت اور بخشش کی امید دلا کر فرماتا ہے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ کہ میری رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔

دوسری خاص خوبی ذات باری تعالےٰ کے متعلق اسلام نے یہ پیش کی ہے۔ کہ وہ اپنے طالبوں کو جو اس کی تلاش میں سرگرداں ہوں۔ اپنے تک پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ مذہب کے واسطے صرف راستہ کا بتا دینا بھی کافی نہیں۔ اور نہ ہی یہ کافی ہے۔ کہ ایک آدمی ساری عمر اس راستہ پر چلتا رہے۔ بلکہ سچے مذہب کی یہ تعریف ہونی چاہیئے۔ کہ وہ خدا تک پہنچنے کا نہ صرف رستہ بتا دے۔ بلکہ اس پر چلا دے۔ اور منزل مقصود تک پہنچائے۔ یعنی خدا تعالےٰ سے ملا دے۔ جس کے علامات رویائے صالحہ اور الہام اور مکالمہ الٰہیہ ہیں۔ یہ بات بجز اسلام کے اور کوئی مذہب پیش نہیں کرتا۔ حالانکہ خدا تک کسی انسان کے پہنچنے کا عملی ثبوت سوائے اس کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

راہنمائے مذہب کے کمالات خصوصی

عالمگیر مذہب کا دوسرا جزو یہ ہے۔ کہ اس کا راہنما تمام جہان کے واسطے کامل نمونہ ہو۔ ہندوؤں کے رشی خواہ راجہ رام چندر جی ہوں۔ یا حضرت کرشن علیہ السلام۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ سچے اور اُس وقت لوگوں کے واسطے کوئی نہ کوئی اعلےٰ نمونہ لے کر آئے ہوں۔ لیکن وہ سارے جہان کے واسطے اور ہر درجہ کے لوگوں کے واسطے کامل نمونہ نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی حضرت مسیح بنی آدم کے واسطے کامل نمونہ نہیں ٹھہر سکتے۔ بلکہ اگر بقول عیسائیوں کے ان کو ابن اللّٰہ یعنی خدا کا بیٹا مان لیا جائے۔ تو کسی انسان کیواسطے بھی وہ قابل تقلید نمونہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انسان کو انسانی نمونہ کی ضرورت ہے۔ نہ کہ خدا کے بیٹے کے نمونہ کی۔ اس صورت میں انسانوں کا یہ عذر حق بجانب ہو سکتا ہے۔ کہ ہم تو انسان ہیں۔ ہم خدا کے بیٹے نہیں ہیں۔ کہ وہ کام کر سکیں۔ جو خدا کا بیٹا کر سکتا ہے۔ ہمیں اپنے جیسا انسان نمونہ بنکر دکھلائے۔ تب ہم مان سکتے ہیں۔

پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ نمونہ ہر زمانہ کے لوگوں کے واسطے دنیا میں موجود رکھا جائے۔ یعنی وہ حیات النبی ہو۔ جس طرح اس کی زندگی تاریخی طور پر محفوظ ہو۔ ویسے ہی اس کے فیض سے ہر زمانہ کے لوگ فیضیاب ہوں۔ اور اس کے نمونہ پر چلکر قرب کا مقام حاصل کرتے رہیں۔ نہ کہ اس کا فیض کسی گذشتہ زمانہ تک ہی محدود رہ جائے۔ سو یہ کامل نمونہ محمد رسول اللّٰہ میں موجود ہے۔

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیل مستان محمدؐ

مذہبی کتاب کے کمالات

تیسری چیز جو کہ ایک عالمگیر مذہب کا فیصلہ کرنے کیواسطے

غور کے قابل ہو سکتی ہے۔ وہ کتاب ہے۔ جس پر چلکر ایک انسان خدا تک پہنچنے کی تمام منزلیں طے کر سکے۔ اور وہ کتاب یا قانون اس کے حوائج دینی و دنیوی کے واسطے پوری پوری راہنمائی کرے۔ سو اس کی پہلی صفت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس کتاب کی تعلیم مساوات انسانی کی علمبردار ہو۔ جس کی ایک صورت یہ ہے۔ کہ نسلی برتری کو دور کرے

نسلی امتیاز کا ازالہ

چنانچہ قرآن شریف میں ہے یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ وجعلناکم شعوباً وقبائل لتعارفوا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یہ تعلیم دنیا میں خالص انسانی مساوات کو قائم کرتی ہے۔ اور صرف نیکوکاری اور تقویٰ و پرہیزگاری کو وجہ فوقیت و عزت قرار دیتی ہے۔ حالانکہ بالمقابل اسکے منو کے دھرم شاستر میں جو درجہ برہمن کو دیا گیا ہے۔ وہ شودر یا کھتری یا ویش کو نہیں دیا گیا۔

پیدائشی گنہگاری کے خیال کا ابطال

عیسائیوں نے جو یہ خیال کیا ہوا ہے۔ کہ چونکہ آدم نے گناہ کیا۔ اس واسطے تمام بنی آدم پیدائشی طور پر گنہگار ہیں۔ اسلام نے اس قسم کے گناہ کے خیال کو دور کر کے ہر ایک انسانی فطرت کو پاک قرار دیا ہے۔ تاکہ ہر ایک انسان اپنی فطری پاکیزگی کو حاصل کرنے کا امیدوار رہے۔ چنانچہ فرمایا۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کلام الہی کی تائید میں فرمایا۔ کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔

لڑکیوں کی پیدائش کے متعلق

عام طور پر لڑکیوں کی پیدائش کو منحوس خیال کیا جاتا تھا اور اسی وجہ سے لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ ہندوؤں کا تو یہاں تک عقیدہ تھا۔ کہ اگر کسی کے ہاں لڑکا پیدا نہ ہو۔ تو اس کی مکتی یعنے نجات نہیں ہو سکتی۔ اسی واسطے آریہ سماج نے محض لڑکے پیدا کرنے کے واسطے مسئلہ نیوگ جیسے قابل شرم فعل کو جائز قرار دیا۔ لیکن اسلام نے ان خیالات کا ذکر نہایت مذمت اور نفرت کے رنگ میں فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ اذا بشر احدھم بالانثیٰ ظل وجھہ مسوداً وھو کظیم۔ یتوارٰی من القوم من سوء ما بشر بہ ایمسکہ علی ھون ام یدسہ فی التراب۔ الا ساء ما یحکمون۔ پھر فرمایا۔ اذا الموءدۃ سئلت۔ ایک شاعر نے کہا ہے۔

فلا تطلبنھا یا ابن کوز فانہ
غذی الناس ما قام النبی الجواریا

عالمگیر صلح کی بنیاد

عالمگیر مذہب کی کتاب میں دوسری خصوصیت یہ ہونی چاہیئے کہ وہ دنیا جہان میں عالمگیر صلح کی بنیاد رکھے۔ اور ایسے قوانین بنائے۔ جس پر عمل کرنے سے عالمگیر امن اور پائیدار صلح قائم ہو جائے۔ اس کے متعلق قرآن کی یہ تعلیم ہے (۱) لکم دینکم ولی دین (۲) لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ اس تعلیم کا ماحصل یہ ہے۔ کہ کسی پر جبر نہ ہو۔ آزادی مذہب ہو۔ اسلامی جنگوں کا بڑا سبب یہی مذہبی جبر ہوا تھا۔ مشرکین مکہ چاہتے تھے۔ کہ ہم بزور و جبر مسلمانوں کو ان کے دین سے ہٹالیں اسی لئے فرمایا۔ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ ورنہ اسلام اپنی اشاعت کے واسطے کسی فولادی یا آہنی تلوار کا شرمندہ احسان نہیں۔

دیگر مذاہب کے بتوں یا معبودوں کے متعلق تعلیم

اسلام نے عالمگیر امن قائم رکھنے کے واسطے یہ تعلیم دی۔ کہ تم کسی کے بتوں کو بھی گالی نہ دو۔ فرمایا لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم ؕ

دیگر مذاہب کے انبیاء اور رشیوں وغیرہ کے متعلق تعلیم

تمام جہان کے نبیوں کو سچا ماننا اور ان کی تعظیم کرنا جزو ایمان قرار دیا ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ اور فرمایا۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت۔ اس تعلیم کی رو سے ہم ہندوؤں کے اوتاروں رشیوں کا احترام کرنے اور ان کو اپنے اپنے وقت کے سچے نبی ماننے کے پابند قرار دیئے گئے ہیں۔ اس سے زیادہ ہندو ہم سے اور کیا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی ہم چونکہ بنی اسرائیل کے تمام نبیوں پر ایمان رکھتے اور ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ پس یہودی یا عیسائی ہم سے اور کیا منوانا چاہتے ہیں ؕ

عالمگیر مذہب کی شریعت ممکن العمل ہونی چاہیئے

عالمگیر مذہب کا قانون یا شریعت سب طبقات انسانیہ کیلئے ممکن العمل ہونی چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ عیسائیوں نے شریعت کی غرض و غایت کو نہ سمجھ کر اس کو لعنت قرار دے دیا۔ اور اباحت کا دروازہ کھول دیا۔ ادھر آریوں میں اتنی سختی ہے۔ کہ ان کی شریعت پر عمل ہونا ہی ناممکن ہے۔ مثلاً ہَون اور سندھیا دو نو عبادتیں ہیں۔ لیکن ہَون کرنے کا روزانہ خرچ آج کل کے متوسط الحال آریہ کے واسطے پورا کرنا محال ہے۔ اور سندھیا کیواسطے قبل از طلوع آفتاب ہر زن و مرد کا گھر سے باہر نکل کر دریا یا پانی کے کنارے جا بیٹھنا ہر شہر اور ہر موسم میں مشکل بلکہ ناممکن العمل ہے۔ اسلام نے درمیانی راہ اختیار کی ہے۔ عبادات میں سے نماز کو ہی لو۔ وضو کرنا بالکل آسان۔ پانی نہ ہو تو تیمم۔ کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو۔ تو بیٹھ کر یا لیٹ کر ہر جگہ اور ہر مقام پر ادا کی جا سکتی ہے۔ پھر نماز کی ظاہری صورت بھی کمال تذلل اور انکسار کی ہے۔ اور جو جو صورتیں اظہار عجز و انکسار کی ہو سکتی ہیں۔ نماز ان سب کی جامع ہے۔ عبادت کے واسطے بلانے کے مختلف طریقے مختلف مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔ کوئی گھڑیال بجاتا ہے۔ اور کوئی گھنٹہ۔ اور کوئی سنکھ۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ صرف آواز جس کے کچھ معنے نہ ہوں۔ حیوانوں کو بلانے کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ الفاظ اور معنوں کی حقیقت سمجھنے کے اہل نہیں ہوتے لیکن انسانوں کو بلانے کے واسطے بامعنی کلام ہونا ضروری ہے۔ پس اذان ایسا مؤثر کلام ہے۔ کہ جس کو سنکر ہر انسان کا دل کھنچا جاتا ہے۔ اس کے بعد روزہ حج۔ زکوٰۃ جن میں حالات کے ماتحت ہر طرح کی رعایات روا رکھی گئی ہیں۔ اور ہر ایک عبادت قابل عمل ہے۔

قانون محفوظ ہو

دنیا میں اور اشیاء بھی جس قدر عالمگیر پائی جاتی ہیں مثلاً سورج ہوا۔ پانی وغیرہ۔ ان سب کو محفوظ اور قائم رکھنے کا انتظام بھی اللہ تعالٰے نے کیا ہوا ہے۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ جو مذہب عالمگیر ہو۔ اس کے قانون کو محفوظ رکھنے کا کوئی انتظام اس کی طرف سے نہ ہو۔ قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ چنانچہ منجملہ سامان حفاظت کے ایک یہ امر بھی ہے۔ کہ اسکی زبان دنیا میں محفوظ رہے۔ تاکہ اس کے معانی میں تحریف یا رد و بدل نہ کیا جا سکے۔ پس خدا تعالےٰ نے محض قرآن شریف کی حفاظت کے واسطے اس کی زبان (بلسان عربی مبین) کو بھی محفوظ ہی رکھا۔ بلکہ اس زبان کو آغاز اسلام کے بعد عرب سے نکالکر الجزائر مصر شام وغیرہ ممالک تک وسیع کر دیا۔ لیکن بالمقابل اس کے ویدک مذہب کی زبان سنسکرت اور عیسائی مذہب کی زبان عبرانی دنیا بھر سے ہی مفقود ہو گئی۔ اور کوئی ملک یا شہر اس وقت ایسا نہیں کہ جہاں یہ زبان بطور مادری زبان کے بولی جاتی ہو۔ اس وجہ سے وہ کتابیں جو ان زبانوں میں ہیں۔ محفوظ یا عالمگیر نہیں کہلا سکتیں قرآن مجید ہی وہ الہامی کتاب ہے۔ جس کے لئے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون نازل ہوا ہے۔ اس کے الفاظ و معانی بے نظیر طور پر محفوظ ہیں۔ پس محفوظ اور عالمگیر صرف قرآن ہی ہے۔

تمدنی مشکلات کو حل کرنے والی تعلیم

(۹) عالمگیر مذہب متمدن ہونا چاہیئے۔ اور اس میں تمام تمدنی مشکلات کا حل قابل عمل صورت میں ہونا چاہیئے۔ انجیل کی ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسری آگے کر دینے والی تعلیم اور ہر ایک حالت میں ضرور ہی بدلہ لینے اور دانت کے بدلے دانت توڑنے والی توراتی تعلیم ہر وقت قابل عمل نہیں ہو سکتی۔ بجائے اس کے اسلامی تعلیم جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ میں جو ہر دو تعلیمات مذکورہ کے درمیان سلامتی کی راہ بتائی گئی ہے۔ یہ ہر حالت میں قابل عمل ہو سکتی ہے (ب) پھر تعلیم فطرت کے مطابق ہو۔ نیوگ کی تعلیم ایک صحیح الفطرت انسان کیواسطے قابل عمل نہیں۔ انسانی فطرت حیا و شرم کی تعلیم پر مبنی ہے نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم الخ

(ج) عورتوں کو ورثہ کا حقدار بنا کر مساوات قائم کی۔

(د) اس کے بعد طلاق کا مسئلہ ہے۔ جس پر غلط فہمی سے بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو نکاح کا رشتہ دوسرے قدرتی رشتوں سے الگ قسم کا ہے جو رشتے قدرتی طور پر قائم ہوتے ہیں۔ وہ کسی حالت میں ٹوٹ نہیں سکتے۔ جیسا کہ باپ۔ بیٹا۔ بھائی وغیرہ۔ لیکن یہ رشتہ انسان کا اپنا تجویز کردہ اور انتخاب کردہ ہوتا ہے۔ جس میں غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور جب وہ غلطی معلوم ہو جائے۔ یا بعد میں حالات تبدیل ہو جائیں۔ تو وہ تعلق جو خود ہی قائم کیا تھا توڑا جا سکتا ہے۔ اب تو مغرب کے مدبرین بھی اس طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور آریہ طلاق کی ضرورت محسوس کر کے آواز اٹھا رہے ہیں۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ ناواقف لوگ اس کو اسلام کے عالمگیر ہونے کے منافی خیال کر رہے ہیں۔

(ہ) نکاح بیوگان کا مسئلہ بھی عالمگیر حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن شریف میں ہے وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم و امائکم۔ آریہ بھی اس کی تقلید پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اور انہوں نے بدھوا بواہ کے آشرم کھول رکھے ہیں۔

(و) سب سے آخری اور سب سے ضروری خصوصیت عالمگیر مذہب میں یہ ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ہر زمانہ میں تازہ پھل دے اور اس کا فیضان ہر زمانہ میں جاری ہو۔ یہ نہیں کہ وہ اپنے ماننے والوں کو دم نقد کچھ بھی نہ دے۔ بلکہ کچھ تو گذشتہ زمانے کی اس طرح کی کہانیاں سنا کر خوش کرنا چاہے کہ اگلے زمانہ کے لوگ یوں خدا رسیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ اور ان میں فلاں فلاں علامات قرب الٰہی کے پائے جاتے تھے۔ لیکن اب وہ باتیں تمہیں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور کچھ آئندہ کے وعدے دیدے۔ لیکن اسلام کا قرآن وعدہ دیتا ہے۔ کہ توتی اکلھا کل حین باذن ربھا اب بھی جو شخص تعلیمات اسلامی کا پیرو ہو۔ اس پر الہام کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ کشوف اور کرامات اور معجزات کے ثمرات اس کو مل سکتے ہیں۔

پس اس وقت زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ جس کا خدا زندہ ہے۔ جس کا رسول زندہ اور جس کی کتاب زندہ ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دین خدا یہی ہے

(بقلم خاکسار محمد عبداللہ بوتالوی از سرگودھا)

غیر معمولی رعایت کا آخری موقعہ

جو لوگ اپنے خطوط ۱۴ر ۱۵ر ۱۶ر نومبر ۱۹۳۰ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے۔ انہیں ایک روپیہ کی چیز ۸ر میں ملے گی ؛

یہ مجرب اور مفید ادویات جن کے متعلق جناب مینجر صاحب الفضل اپنے اخبار ۲۹ر جون ۱۹۲۶ء کے اشو میں لکھتے ہیں۔ کہ ان ادویات کا میں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر مفید ہونے کا اطمینان نہ حاصل کرلیں۔ امید ہے۔ کہ احباب بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائینگے۔

کیونکہ موسم سرما شروع ہے۔ اکسیر اعظم اور اکسیر البدن کے استعمال کے لئے یہ موسم بہت اچھا ہے اور نیز ان ادویات کی شہرت اور یہ یقین دلانے کے لئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جن کی درخواستیں ٹھیک ۱۴ر ۱۵ر ۱۶ر نومبر کو ڈاکخانہ میں ڈالی جائینگی۔ انہیں ۸ر فی روپیہ کی رعایت پر ادویات ملینگی۔ محض ان ادویات کی شہرت کیلئے یہ حیرت انگیز رعایت دی جارہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرینگے۔ وہ انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ہمارے گاہک بن جائینگے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہوسکتی ہے ؛

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر نیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ عہ ۸ر (دو روپے آٹھ آنے) علاوہ محصول ؛

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہوگئی۔ اور ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہوگئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپکے کہنے کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کیواسطے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ آپ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کردیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے (للعہ) محصولڈاک علاوہ ؛

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم" اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکرگذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہوگیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کردی ہے۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی ہے۔ الحمد للہ اب بالکل صاف ہے اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور رنگ میں چمک۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کردیں" شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ انکی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت "اکسیر البدن" ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں لذت محسوس کرتا ہوں"

اکسیر اعظم

اس کا اثر آخیر تک رہتا ہے۔ یہ ایک لاثانی چیز ہے۔ جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل و دماغ و اعصاب۔ ضعف بصر۔ ضعف حافظہ۔ اعصابی درد۔ نزلہ۔ درد سر۔ شقیقہ۔ بے خوابی۔ مسوڑوں سے خون کا آنا۔ منہ سے پانی جاری رہنا۔ داڑھ کا درد۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ منہ سے خون کا آنا۔ قے۔ ڈکاروں کی کثرت۔ معدہ کی ترشی۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ پیشاب کی کثرت۔ ذیابیطس۔ سرعت۔ خرابی خون وغیرہ کے لئے یہ تریاق آخری اور یقینی علاج ہے۔ مستورات کے امراض بانجھ پن اور جریان الرحم کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے۔ قیمت پوری خوراک دو روپے آٹھ آنے (عہ ۸ر)

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی۔ انڈے۔ بالائی۔ مکھن وغیرہ مرغن غذائیں ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کے لئے کافی ہے۔ صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ ؛

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں "کہ کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کے لئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ و شکم کی شکایت رفع ہوگئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے"

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبو دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر جملہ امراض دندان گوشت خورہ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت معہ ولونس کی شیشی ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کیلئے بھی مفید ہے "

نوٹ:۔ جس صاحب کا آرڈر بعد از منہائی رعایت بیس روپے کا ہوگا۔ انہیں محصولڈاک معاف رہیگا۔ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہنچتی ہے۔ ان کے لئے بجائے ۱۴ر ۱۵ر ۱۶ر نومبر کے ۱۴ر ۱۵ر ۱۶ر دسمبر کی تاریخیں ہونگی۔ چونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جاسکتا۔ اسلئے غیر ممالک کے اصحاب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصولڈاک معہ پیکنگ ایک روپیہ آٹھ آنے فی پونڈ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہیئے ؛

ملنے کا پتہ:۔ مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ۔ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

---

* یہ پہلے ۱۴۔۱۵ نومبر کی تاریخیں ہی مقرر تھیں۔ مگر بعض دوستوں کی استدعا پر ایک تاریخ اور بڑھا دی گئی۔ یہ آخری موقعہ ہے ؛

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——۸ر نومبر کو مولانا محمد علی اپنی بیگم کی معیت میں لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آپ کی صحت کسی قدر اچھی ہے۔ رائٹر سے دوران ملاقات میں آپ نے فرمایا۔ اگر جمہور برطانیہ ہندوستان کے ساتھ انصاف کرنے پر رضامند ہے۔ تو ہندوستان دائمی امن اور دوستی کی حالت میں برطانیہ کے ساتھ ملحق رہے گا۔ ورنہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ اس سے علیحدہ ہو گیا۔ اگر برطانیہ نے ہندوستان کو کھو دیا۔ تو وہ یورپ میں پانچویں درجہ کی حکومت بن جائے گی۔

——۲ر نومبر کو لورالائی کے نزدیک ڈاکوؤں کی ایک مختصر جماعت نے پولیس کی ایک لاری پر حملہ کیا۔ پولیس کے پاس کافی سامان حرب موجود تھا۔ جب ڈاکوؤں نے پہلی گولی چلائی۔ تو پولیس نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور لاری کو تیز کر لیا لیکن حملہ آوروں نے پہیوں کے ٹائروں پر گولیاں ماریں۔ جس سے لاری آگے جانے سے رک گئی۔ دونوں طرف سے باڑھیں شروع ہو گئیں۔ لاری کا ڈرائیور اور ہیڈ کنسٹیبل ہلاک ہو گئے۔ بعض زخمی ڈاکو رائفلیں اور گولیوں کے پانچسو کھٹے لے کر چلتے بنے۔ ایک فوجی دستہ فوراً ڈاکوؤں کے تعاقب میں بھیجا گیا۔ لیکن پہاڑی علاقہ تھا۔ حملہ آور نظروں سے غائب ہو گئے۔ قلات سے ایک دوسرے ڈاکہ کی خبر بھی موصول ہوئی ہے۔

——صوبہ بنگال کے دیہات سے سخت قحط سالی اور مصیبت کی اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ بعض اضلاع میں صورت حالات نہایت ہی نازک اور لرزہ خیز ہو رہی ہے۔ یہ کہنا مبالغہ آمیز نہیں ہے۔ کہ صوبہ کے بعض حصوں پر شدید قحط سالی مسلط ہے۔

——ایتھنز (رومیو) ۷ر نومبر کانج لیڈ کی کان کے حادثہ میں کل اموات کی تعداد ۴۱ ہے۔ حادثہ کے وقت ۳۰۰ آدمی کان کے اندر کام کر رہے تھے۔

——بمبئی میں ۷ر نومبر کو پولیس ایک جلسے کو جو مارواڑی یوتھ لیگ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ لاٹھیوں کے زور سے منتشر کر کے اور قومی جھنڈا اور جلسے کا دیگر سامان ضبط کر کے واپس آ رہی تھی۔ کہ لوگ اس کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ اور اس پر آوازے کسنے اور پتھر برسانے لگے۔ پولیس نے ہجوم پر فائر کر دیئے۔ ایک آدمی گولی سے مجروح ہوا۔ سنگباری سے تین پولیس افسروں کو بھی خفیف چوٹیں آئیں۔

——لاہور ۸ر نومبر۔ آج کونسل کے اجلاس کا آخری دن تھا صدر نے بیان کیا۔ کہ ضابطہ فوجداری مسودہ قانون گورنر کے پاس منظوری کے واسطے بھیجا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے سفارش کی ہے۔ کہ دفعہ ضمن ۵ پر دوبارہ غور کیا جائے۔ چنانچہ بہت بحث کے بعد گورنر کی سفارش منظور ہو گئی۔ اس کے بعد رکن مالیہ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ موجودہ اقتصادی حالت تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے حکومت کو زمینداروں سے زیادہ تردد لاحق ہو گیا ہے مالیہ میں تخفیف کے مسئلہ پر بھی حکومت غور کر رہی ہے۔ انہوں نے یقین دلایا۔ کہ وہ زمینداروں کو امداد دینے کی انتہائی کوشش کرینگے۔

——گذشتہ ماہ کے آغاز میں امپیریل بنک سے ایک سوداگر چرم نے اسی ہزار روپے کا ایک چیک بھنایا۔ بنک کے بعض ملازموں نے چیک کا دو چہ نمبر تبدیل کر کے کسی اور شخص کے ذریعے سے خزانچی کے پاس دوبارہ تڑانے کے لئے بھیجا۔ لیکن خزانچی کو شک پیدا ہو گیا۔ اس نے چیک تڑانے والے سے چند سوالات کئے۔ لیکن جب اس نے دیکھا۔ کہ راز کھلتا ہے۔ تو وہ ہجوم میں گھس کر غائب ہو گیا۔

——لنڈن میں ۸ر نومبر کی شام کو فرقہ وار مسائل پر بحث و تمحیص کرنے کے لئے ہندوؤں اور مسلمان نمائندوں کی مشترکہ کانفرنس زیر صدارت ہز ہائی نس آغا خاں منعقد ہوئی۔ مسلم مطالبات کے چودہ نکات پر بالتفصیل غور و بحث ہوئی۔ کل دوپہر پھر جلسہ ہوگا۔ مشترکہ کانفرنس کے اجلاس کے بعد شام کو مسلم نمائندے علیحدہ جلسہ کرینگے گول میز کانفرنس کے ہندوستانی مندوبین قصر بکنگھم میں گئے۔ جہاں وزیر ہند نے انہیں درباری کمرے میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی خدمت میں باریاب کرایا۔ شاہ جارج اور ملکہ میری نے تمام مندوبین سے مصافحہ کرایا۔

——لنڈن ۹ر نومبر۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سے کابینہ کی بالکل از سر نو ترکیب و تشکیل کے لئے ایک زبردست اور بظاہر بے پناہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ مطالبہ کامیاب ہو گیا۔ تو خزانے کے چانسلر استعفا دیدینگے۔ اور ممکن ہے۔ کہ مسٹر الیگزنڈر اور وزیر ہند بھی ان کی تقلید کریں۔

——دھنباد۔ ۹ر نومبر گذشتہ شب کو جھریا کا ایک حصہ جو کئی بیگھہ زمین پر مشتمل ہے۔ زمین میں دھس گیا۔ ابھی تک ہلاک شدگان کی نعشیں برآمد نہیں ہوئیں۔ لوگ ڈر کے مارے اس علاقہ کو خالی کر رہے ہیں۔

——پشاور ۹ر نومبر۔ نوشہرہ سے لے کر پشاور تک ملٹری کا پہرہ ہے کوئی غیر آدمی پشاور شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک داخلہ کی کوئی اطمینان بخش وجہ پیش نہ کرے۔

——ریزیڈنٹ وزیرستان کے ماتحت رزمک پولیٹیکل ایجنسی میں تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے غبن کا پتہ چلا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک افسر اور کئی ملازم معطل کئے گئے۔ اور کئی ملازم اور دیگر اشخاص کو حراست میں کیا گیا ہے حیرت انگیز انکشافات کی توقع کی جاتی ہے۔

——تمام ضلع پشاور میں ڈپٹی کمشنر پشاور کی طرف سے ایک اعلان بزبان پشتو و انگریزی تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ آفریدیوں کو پانی پلانے کھانا کھلانے اور گھاس یا اسلحہ وغیرہ مہیا کرنے والے سب گرفتار کر لئے جائیں گے۔

——پنجاب کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سر جیفری کاربٹ ممبر خزانہ نے کہا گذشتہ دو سال میں صوبہ کی مالی حالت بہت خراب رہی ہے۔ سیلابات اور سیاسی وجوہات کی وجہ سے حکومت کو اس وقت ۳ کروڑ روپیہ کا خسارہ ہو رہا ہے۔

——۸ر اکتوبر کو پولیس نے ڈی۔اے۔وی۔ کالج پر شورش پسند طلباء کے تعاقب میں حملہ کیا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ نے پولیس کے فعل کی مذمت کا ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔

——بیت المقدس۔ ۸ر نومبر۔ یہودی ایجنسی کو سرکاری طور پر مطلع کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ چھ مہینے کے لئے ۲۱۰۰ میں سے ۱۵۰۰ یہودی مزدوروں کو فلسطین میں آکر آباد ہونے کی اجازت مرحمت کی گئی ہے نیوز کرانیکل رقمطراز ہے۔ کہ یہ اعلان اس پالیسی کی غیر متوقعہ اور حیران کن خلاف ورزی کے مرادف ہے۔ جس کا فلسطین کے باب میں حال ہی میں اعلان کیا گیا تھا۔ اور جس نے دنیائے یہود کو مجاہرہ آرائی اور اظہار احتجاج پر مجبور کر دیا تھا۔

——پشاور ۶ر نومبر۔ جرنیلی سڑک کے ارد گرد جس قدر فصلیں ہیں ان کے مالکان کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا گیا ہے۔ کہ وہ ۱۵ر نومبر تک انہیں کاٹ لیں۔ ورنہ بعد ازاں زیر مارشل لا ضروری کارروائی کی جائے گی۔

——لاہور ۸ر اکتوبر۔ آج پنجاب کونسل نے نائب صدر کا انتخاب کیا۔ سردار مہر بخش سنگھ و سردار جیند ر سنگھ امیدوار تھے۔ مگر سردار مہر بخش سنگھ اپنے حریف کے مقابلہ میں آٹھ ووٹوں کی کثرت سے منتخب ہو گئے۔

——لنڈن ۹ر نومبر۔ آج گول میز کانفرنس کے ہندو اور مسلمان مندوبین کی مشترکہ کانفرنس کا جلسہ دیر تک ہوتا رہا۔ جس میں مسٹر جناح کے چودہ نکات پر بحث و تمحیص کی گئی۔ ان میں جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کا مسئلہ علیحدگی سندھ اصلاحات سرحد اور سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے تناسب کے مسائل اہم ترین تھے۔ لیکن ان مسائل پر کوئی قطعی فیصلہ نہ ہو سکا۔

——لاہور ۱۰ر نومبر۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ آج پانچ بجکر ۵ منٹ پر ڈاکٹر سر موتی ساگر وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی حرکت قلب کے بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔

——نیو دہلی ۱۰ر نومبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ ماہ اگست میں انڈین سول سروس کے امتحان میں جو بمقام لنڈن منعقد ہوا۔ چوبیس امیدوار کامیاب ہوئے تھے۔ جن میں ۲۱ ہندو دو پارسی اور ایک مسلمان تھا۔

——دہلی ۹ر نومبر۔ دہلی کے حادثہ بم کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ایک گرفتار شدہ ملزم نے بتایا ہے۔ کہ اٹھارہ نوجوان اس سازش میں شریک ہیں۔ جس سے دہلی میں سنسنی پھیل گئی ہے۔

——لنڈن ۱۰ر نومبر۔ کرنیل کے۔ این ہکسر نے مانچسٹر گارڈین میں ایک مکتوب شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ تمام ہندوستان کے لئے فیڈرل نظام حکومت ہی ایک ایسی حکومت ہے۔ جسے موجودہ حالت میں ...

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)